روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 12 جون 2014ء 13 شعبان 1435 ہجری 12 احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 133

ایک جماعت ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ (آل عمران:105)

تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ (آل عمران:111)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

ایک بزرگ رفیق حضرت پیر منظور محمد صاحب کی روایت ہے کہ

’’ایک دن حضرت مسیح موعود کی طبیعت اچھی نہ تھی۔ ڈونگے دالان کے صحن میں چارپائی پر لیٹے تھے اور لحاف اوپر لیا ہوا تھا۔ کسی نے کہا کہ ایک ہندو ڈاکٹر حضور سے ملنے آیا ہے۔ حضور نے اندر بلوا لیا۔ وہ آکر چارپائی کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا رنگ نہایت سفید اور سرخ تھا۔ جنٹلمینی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ طبیعت پوچھنے کے بعد شاید اس خیال سے کہ حضور بیمار ہیں، جواب نہیں دے سکیں گے۔ مذہب کے بارہ میں اس وقت جو چاہوں کہہ لوں، اس نے مذہبی ذکر چھیڑ دیا۔ حضور فوراً لحاف اتار کر اٹھ بیٹھے اور جواب دینا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میں پھر کبھی حاضر ہوں گا اور چلا گیا۔‘‘

(سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 134)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

’’ایک دفعہ سخت گرمی کے موسم میں چند ایک خدام اندرون خانہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے۔ یہاں ایک پنکھا لگا لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ پنکھا تو لگ سکتا ہے اور پنکھا ہلانے والے کا بھی انتظام کیا جا سکتا ہے لیکن جب ٹھنڈی ہوا چلے گی تو بے اختیار نیند آنے لگے گی اور ہم سو جائیں گے تو یہ مضمون کیسے ختم ہوگا؟

ایک دفعہ جب سخت گرمی پڑی تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مضمون لکھا جس میں گرمی کا اظہار کرتے ہوئے اور گرمی کے سبب کام نہ کر سکنے کی معذرت کرتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھ دیئے کہ ’’گرمی ایسی سخت ہے کہ اس کے سبب سے خدا کی مشین بھی بند ہوگئی ہے۔‘‘ اس میں مولوی صاحب نے اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی شدت گرمی کے سبب کام چھوڑ دیا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون سنا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو غلط ہے ہم نے تو کام نہیں چھوڑا۔

ایک دفعہ کسی دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے حضور کسی پہاڑ پر تشریف لے چلیں۔ فرمایا:

ہمارا پہاڑ تو قادیان ہی ہے یہاں چند روز دھوپ تیز ہوتی ہے تو پھر بارش آجاتی ہے۔‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 161)

تعطیلات گرما میں وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

نظارت تعلیم کے تحت
IELTS کی کلاسز کا اجراء

نظارت تعلیم کے تحت IELTS کے ٹیسٹ کی تیاری کے لئے کلاسز کا آغاز 15 جون 2014ء سے کیا جا رہا ہے۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 14 جون 2014ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ تمام رجسٹریشن فارم 14 جون 2014ء دوپہر 12 بجے تک دفتر نظارت تعلیم میں وصول کئے جائیں گے۔

رجسٹریشن فارم دفتر نظارت تعلیم، نصرت جہاں بوائز کالج، نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور ناصر ہائیر سیکنڈری سکول سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔ 0333-6158437

047-6212473,6215448

Email:ielts@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 9 مئی 2014ء

س: ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ ہم کیوں پیش کرتے ہیں؟

ج: ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں اس بات کے جواب میں یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے کہ جماعت احمدیہ یا اس کے افراد دوسروں کے لئے بغض و کینہ نہیں رکھتے ہیں یا اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے دوسروں کو۔ یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم یہ آواز بلند کرتے ہیں کہ دین حق محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے یا پھر ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔

س: حضور انور نے خدمت انسانیت کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں ہم دین حق کی اشاعت کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے۔

س: دشمنوں سے حسن سلوک کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کریں؟

ج: آپ کی محبت اور ہمدردی کے جذبات کی ایک اور مثال کہ جب قوم کی طرف سے ظلم و تعدی کی انتہا ہوتی ہے تو تباہی کی دعائیں نہیں بلکہ یہ دعا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ان کے فائدے کے لئے ہے۔

س: دنیا میں محبت کا پرچار اور نفرت سے نفرت کرنے کے لئے حضور انور نے کیا تاکید فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! ہمارے انسانی ہمدردی کے کام، محبت کا پرچار، اظہار عمل، نفرت سے دوری اور صرف دوری ہی نہیں کرنی بلکہ نفرت سے ہمیں نفرت بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کیلئے ہے اس کی توحید کے قیام کے لئے ہے اگر ہمیں نفرت ہے تو کسی شخص سے نفرت نہیں بلکہ شیطانی عمل سے نفرت ہے اور ہونی چاہئے۔

س: ہمدردئ خلق کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی تعلیم بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''دین کے دو ہی کامل حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔''

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

س: نفرتوں کو دور کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 438)

س: حضور انور نے ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ میں کام کرنے والوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! کچھ عرصہ ہوا مجھے احساس ہوا کہ خدمت انسانیت کے لئے جو ہمارا ادارہ ہے ہیومینیٹی فرسٹ کے نام سے اس کے کام کرنیوالوں اور شاید انتظامیہ کو یہ خیال ہوگیا ہے کہ دین سے بالکل اپنے آپ کو علیحدہ کرنا ہے اور اگر علیحدہ کر کے خدمت کریں تو شاید ہماری دنیا میں زیادہ آؤ بھگت ہوگی۔ تو یہاں مرکزی انتظامیہ کو میں نے کہا کہ آپ کی اہمیت اس لئے ہے کہ دین سے جڑے ہوئے ہیں جماعت کا کہیں نہ کہیں نام آتا ہے۔ اگر کہیں حسب ضرورت جماعت کا نام بھی استعمال کرنا پڑے تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔

س: ''محبت سب کے لئے'' کا نعرہ کس مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے؟

ج: یہ نعرہ جس مقصد کے حصول کا ایک حصہ ہے۔ وہ مقصد ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا صحیح ادراک پیدا کرنا۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام احکامات پر چلنے کی کوشش کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنا مطمح نظر اور مقصد بنانا اور اس کے حصول کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا کیونکہ یہی چیز ہے جس سے ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کے حصول کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

س: حضور انور نے جماعت احمدیہ کے مطمح نظر کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ کہنا کہ فلاں آیت کو مطمح نظر بناؤ اور فلاں کو چھوڑ دو یہ غلط ہے بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت ہی ہمارا مطمح نظر اور نصب العین ہے اور ہونا چاہئے۔ پس ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی دوسرے ماٹو کی ضرورت ہے۔ تو وہ ہے کلمہ طیبہ اور یہ تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام تعلیمیں اور تمام اعلیٰ مقاصد توحید سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے ظاہر نہیں ہوسکتی۔

س: دینی کمزوری پیدا ہونے کی وجہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! اگر کسی میں دینی کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے ورنہ اگر لا الٰہ الا اللّٰہ ہر وقت سامنے ہو تو انسان دینی کمزوریوں سے محفوظ رہے۔ صرف منہ سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہنا مقصد نہیں ہے جیسے لوگ دہراتے رہتے ہیں اکثر۔ جھوٹ بھی بولیں گے تو لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ کر جھوٹ بول دیں گے بلکہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہا ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اور اس کا خوف اور اس کی تمام صفات سامنے آجاتی ہیں۔

س: دین حق کا لبِ لباب کیا ہے؟

ج: **فرمایا!** حضرت مسیح موعود نے اس زمانے کے لوگوں کو لا الٰہ الا اللّٰہ کا جلوہ دکھایا اور یہی ایک چیز ہے جو دین حق کا لب لباب ہے اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے۔ باقی تو سب تفصیلات ہیں جو مختلف آدمیوں کے لئے مختلف شکلوں میں بدلتی رہتی ہیں۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ کی اصلاح کا طریق بیان کریں؟

ج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتایا کسی کو بڑی نیکی جہاد فی سبیل اللہ بتایا کسی کو بڑی نیکی تہجد کی ادائیگی بتایا۔ پس ہر ایک کو اس کی بنیادی کمزوری دور کرنے کے لئے توجہ دلائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی نیکیاں بجالانے کی ضرورت نہیں۔

س: حضور انور نے توحید کے مضمون کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ انسان بت پرستی نہ کرے یا کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر زندہ نہ مانے یا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے بلکہ دنیا کے ہر کام میں توحید کا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنے سونے کے وقت اور وضو کے وقت بھی توحید کا اقرار فرمایا کرتے تھے۔ توحید کی لازمی شرط ہے کہ انسان صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہی تکیہ رکھے اور بھروسہ کرے۔ توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ دینی ہے یا دنیاوی انسان کی نظر صرف ایک خدا کی طرف اٹھے۔

س: حضور انور نے دجال کے مقابلہ کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! دجال کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کے مقابل پر ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نعرہ لگائیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے بھی شرائط بیعت میں یہ فقرہ شامل فرمایا ہے۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا الہام ''خذوا التوحید......'' کی وضاحت میں کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ فرمایا تھا کہ خذوا التوحید...... یعنی اے ابنائے فارس توحید کو مضبوطی سے پکڑو۔ ابنائے فارس سے مراد صرف آپ کا خاندان ہی نہیں ہے بلکہ تمام جماعت روحانی لحاظ سے ابنائے فارس کے ماتحت آتی ہے اور یہ حکم تمام جماعت کے لئے ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی خاص چیز کو پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ تم مصائب کے وقت توحید کو پکڑ لیا کرو کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں ہیں۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر احباب جماعت کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ آج جبکہ شرک کے ساتھ دہریت بھی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے بلکہ دہریت بھی شرک کی ایک قسم ہے یا شرک دہریت کی قسم ہے۔ ہم اپنے آپ کو ایک نعرے پر محدود کر کے اور اس پر اکتفا کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے نہیں بن سکتے۔ نہ ہی ہم انسانیت کی خدمت کے زعم میں اپنی نمازوں اور عبادتوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔

س: حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کس کا نماز جنازہ حاضر پڑھایا؟

ج: مکرم صدیق اکبر رحمان صاحب ولد فیض الرحمان صاحب آف UK جو کہ 40 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

☆☆☆☆☆

نیکی کیا ہے؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو نیکی صرف یہ ہے کہ (دین) کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کی حدود کے اندر رہ کر کام کیا جائے۔ نیکی کسی خاص فعل کا نام نہیں بلکہ ایک ہی فعل جو ایک وقت میں نیکی ہوتا ہے بعض دفعہ دوسری حالت میں بدی بن جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ ایک صحابیؓ کو سونے کے کڑے پہنائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رؤیا میں اُس کے ہاتھ میں سونے کے کڑے دیکھے تھے۔ اُس نے پہننے سے انکار کیا تو آپ نے کہا پہن ورنہ میں تجھے کوڑے لگاؤں گا۔ اب آپ نے وہاں 12 پیوند نہیں لگوائے بلکہ اُسے سونے کے کڑے پہنائے ہیں کیونکہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی پوری ہوتی تھی۔ تو نیکی یہ ہے کہ تم (دین) کی حدود کے اندر زمانہ کی ضروریات کے مطابق (دین) کے مطالبہ کے ماتحت کام کرو۔ یہی وہ امور ہیں جو مصنّف کو اپنے مدنظر رکھنے چاہئیں۔ اگر کوئی مصنف حضرت عمرؓ کے سوانح حیات لکھتا ہے، اور وہ ان امور کو مدنظر نہیں رکھتا اور نہ یہ بتاتا ہے کہ آپ کی زندگی زمانہ کے مطابق تھی اور آپ اُن تمام قربانیوں میں حصہ لیتے تھے، جن کا اُس وقت مطالبہ ہوتا تھا تو وہ زیادہ سے زیادہ یہی ثابت کرتا ہے کہ آپ ایک سادھو تھے یا ویسے تھے جیسے درگاہوں کے فقیر ہوتے ہیں جن کے کپڑے غلیظ ہوتے ہیں اور اُن کے بالوں میں جوئیں پڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 221)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محمود احمد اشرف صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا

توکّل علی اللہ

وہ لوگ جنہیں خدا کے فضل سے معرفت نصیب ہوتی ہے اور وہ توکّل کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہوتے ہیں وہ مادی اسباب کی تاریکیوں میں روحانی روشنی پھیلانے والے چراغوں کی مانند ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ایسے نابغہ روزگار انسان دنیا میں بہت کم آتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ایک ایسے ہی نادر وجود تھے۔ آپ کی عظیم المرتبت شخصیت میں دوسری متعدد صفات کی طرح توکّل علی اللہ کی شان بھی بہت نمایاں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول جیسے وجود اللہ تعالیٰ اپنے خاص ارادے سے پیدا فرماتا ہے۔ ان کی تربیت کا انتظام خود اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیارے مسیح کا سلطان نصیر بنانا تھا۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ امر خوب واضح ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کے اندر دعا کی عادت اور توکل جیسی صفت پیدا کرنے کے لئے آپ سے خاص سلوک فرمایا۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی ضرورت کے پیش آنے پر آپ نے استاد سے پوچھا کہ کیا تدبیر کروں اس نے جواب دیا کہ افسوس اس مطلب کے حصول کے لئے میرے پاس کوئی عمل نہیں ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے آپ کی راہ نمائی فرمائی اور آپ سے کہا کہ ہمت سے کام لو اور دعا کرو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کا مطلب پورا ہوگیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 3)

انسان کو خدا کی معرفت کا جس قدر حصہ ملا ہو اسی قدر وہ مادہ پرستی سے دُور ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو ایک ایسی فطرت عطا ہوئی تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف جھکی ہوئی اور مادی اسباب پر بھروسہ کرنے سے سخت متنفر تھی۔ چنانچہ پنڈ دادنخان سکول کا واقعہ اس پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول وہاں ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے تو ایک دن انسپکٹر سکول وہاں آ گیا۔ حضور اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے انسپکٹر صاحب کو بھی کھانے میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ آپ کی اس دعوت کو قبول کرنے یا اس کا شائستگی سے جواب دینے کی بجائے اس نے کہا کہ آپ نے مجھے پہچانا نہیں مَیں انسپکٹر مدارس ہوں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کہا کہ آپ بڑے نیک آدمی ہیں اساتذہ سے کھانا نہیں کھاتے۔ یہ کہہ کر آپ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے اور انسپکٹر اپنے گھوڑے کی باگ تھامے کھڑا رہا۔ پھر اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے کہا کہ کسی لڑکے کو بھیج دیں کہ وہ میرا گھوڑا تھام لے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس سے کہا کہ لڑکے تو یہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں گھوڑے تھامنے کے لئے تو نہیں آتے۔ پھر اس نے کہا کہ میں لڑکوں کا امتحان لوں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لڑکوں کو امتحان کے لئے تیار کر دیا اور انسپکٹر نے ان کا امتحان لیا۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے لائق ہیں اور آپ نے بڑی عمدہ اسناد حاصل کر رکھی ہیں اسی لئے آپ کو اس قدر ناز ہے۔ یہ بات سن کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اس کو کہا کہ ہم اس ایک بالشت کے کاغذ کو خدا نہیں سمجھتے۔ اور ایک شخص کو کہا کہ بھائی ذرا اس کو نکال کر لاؤ۔ وہ لایا تو آپ نے اس کے سامنے ہی پھاڑ ڈالا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے تھے کہ جب سے مَیں نے اس ڈپلومہ کو پھاڑا ہے تب سے ہی میرے پاس اس قدر روپیہ آتا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 3)

دراصل اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس پر حقیقی توکل کا ایک لازمی نتیجہ استغناء ہے۔ جب انسان کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے تو وہ لوگوں سے ایک رنگ میں بے نیاز ہوجاتا ہے یعنی ان کو اپنا حقیقی حاجت روا نہیں سمجھتا بلکہ زیادہ سے زیادہ انہیں خدا کے فضل کا وسیلہ قرار دیتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی شخصیت میں یہ استغناء اور دنیا اور اس کے اسباب سے بے نیازی ایک عجیب شان کے ساتھ نظر آتی ہے۔ آپ 16 سال تک مہاراجہ کشمیر کے ہاں ملازم رہے جو اسّی ہزار مربع میل کا مالک اور قریباً 25 لاکھ نفوس پر حکمران تھا اور 48 ہزار فوج اس کے ادنیٰ اشارے پر حرکت میں آ جاتی تھی۔ اس کی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کو دیکھ کر بڑے بڑے لوگوں کے لئے اس کی خوشامد اور چاپلوسی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ مگر مہاراجہ کے دربار میں آپ کی حق گوئی، جرأت اور خودداری مشہور تھی۔ مہاراجہ کشمیر بارہا اپنے دربار میں سب کے سامنے بیٹھے ہوئے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تمام درباریوں کو مخاطب کرکے کہا کرتے تھے تم سب اپنی اپنی غرض لے کر میرے پاس جمع ہوئے اور میری خوشامد کرتے ہو لیکن صرف ایک شخص ہے جس کو میں نے اپنی غرض کے لئے بلایا ہے اور مجھے اس کی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3۔ صفحہ 91)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ پر توکل کرے جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح رزق دے گا جس طرح وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح کو خالی پیٹ گھونسلوں سے نکلتے ہیں اور شام کو بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ظاہری اسباب کی عدم موجودگی میں غیب سے آپ کو رزق عطا فرمایا۔ آپ کے تعلق باللہ اور توکل علی اللہ کا نتیجہ یہ بھی تھا کہ بارہا ایسے واقعات بھی ہوئے کہ آپ نے کسی چیز کی خواہش کی اور خدا تعالیٰ نے وہ پوری فرما دی۔ یعنی کامل توکل کے باعث آپ کی خواہش ہی مقبول دعا کا رنگ رکھتی تھی۔ یوں لگتا ہے جیسے آپ ایک پیارے بچے کی طرح اللہ تعالیٰ کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے آپ سے اس سلوک کا کچھ اندازہ کرنے کے لئے آپ کے ایک سفر کی کہانی یہاں بیان کرنا مناسب ہوگا۔ ایک مرتبہ آپ اپنے ایک بھتیجے کو ساتھ لے کر بھیرہ سے جموں جانے کے لئے نکلے۔ آپ کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا اس لئے ارادہ کیا کہ بیوی سے کچھ روپیہ قرض لے لیں لیکن پھر ایسا کرنے سے طبیعت میں انقباض پیدا ہوگیا اور آپ خالی جیب ہی گھر سے چل دیئے۔ راستہ میں آپ کو خیال آیا کہ اپنے بھتیجے کو لاہور دکھا دیں۔ چنانچہ آپ لاہور گئے اور چند دن لاہور میں رہے اور پھر جموں کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سارے سفر میں ہر بار اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے زادراہ کا سامان غیب سے فرمایا۔ اسی مذکورہ بالا سفر میں آپ کا لاہور سے بذریعہ ریل وزیر آباد اور پھر بذریعہ یکہ جموں جانا ایک عجیب وغریب واقعہ ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے اپنے الفاظ میں درج کرتا ہوں جسے پڑھ کر انسان کو یقین آ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ ایک غیر معمولی اور خارق عادت سلوک تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

کچھ دن لاہور رہنے کے بعد جب چلنے لگے تو شیخ صاحب نے اپنی گاڑی میرے لئے منگوا دی ...... سٹیشن پر مجھے یقین تھا کہ میں ابھی کی گاڑی میں جاؤں گا۔ پیسہ تو پاس ایک بھی نہ تھا لیکن یقین ایسا کامل تھا کہ اس میں ذرا بھی تزلزل نہ تھا۔ میرے کھڑے کھڑے ٹکٹ تقسیم ہونے شروع ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے بند ہوگئے۔ ٹرین بھی آئی۔ مسافر بھی سوار ہوگئے۔ اندر جانے کا دروازہ بھی بند کیا گیا۔ انجن نے روانگی کی سیٹی دی۔ اس وقت بھی مجھ کو یقین تھا کہ اسی گاڑی پر جاؤں گا۔ جب گاڑی چلنے کو ہی تھی تو ایک آدمی کو (پلیٹ فارم پر۔ ناقل) دیکھا کہ وہ نوردین نوردین پکارتا ہوا دور تک چلا گیا۔ اور گاڑی میں کوئی ایسا واقعہ ہوا کہ وہ چل کر پھر رک گئی۔ وہ شخص پھر واپس آیا اور مجھے دیکھ لیا۔ دیکھتے ہی دوڑتا ہوا سٹیشن کے کمرہ میں گیا وہاں سے تین ٹکٹ لایا۔ ایک اپنا اور دو ہمارے۔ ساتھ ہی ایک سپاہی بھی لایا۔ دروازہ کھلوایا اور ہم تینوں سوار ہوئے۔ ہمارے سوار ہوتے ہی ٹرین چل دی۔ اس نے مجھ کو کہا آپ سے ایک نسخہ لکھوانا ہے۔ میں نے نسخہ لکھ دیا اور پھر ٹکٹوں کو دیکھنے لگا کہ یہ کہاں تک کے ہیں۔ ٹکٹ وہیں تک کے تھے جہاں ہم کو جانا تھا یعنی وزیر آباد۔ وہ تو نسخہ لکھوا کر شاہدرہ اتر گیا۔ ہم وزیر آباد پہنچے........... وزیر آباد سے جموں تک ریل نہ تھی۔ راستہ میں ایک شخص ملا۔ اس نے کہا کہ میری ماں بیمار ہے۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔ میں نے کہا کہ یہ کوئی علاج کا موقع نہیں۔ مجھ کو جانے کی جلدی ہے۔ اس نے کہا میرا بھائی جو میرے ساتھ ہے یہ آگے اڈے پر جاتا ہے اور یکہ کا کرایہ کرتا ہے۔ اتنے میں آپ میری ماں کو دیکھ لیں۔ آپ کو اڈے پر پہنچ کر یکہ تیار ملے گا۔ چنانچہ میں نے اس کی ماں کو دیکھا اور نسخہ لکھا۔ جب میں وہاں سے چلا تو اس شخص نے چلتے چلتے میری جیب میں کچھ روپے ڈال دیئے جن کو میں نے اڈے پر پہنچنے سے پہلے ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر گن لیا معلوم ہوا کہ دس روپیہ ہیں۔ اڈے پر پہنچے تو اس کا بھائی اور یکہ والا آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ یکہ والا کہتا تھا کہ دس روپیہ لوں گا اور وہ کہتا تھا کہ کم۔ میں نے کہا کہ جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں دس روپیہ کرایہ ٹھیک ہے۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 241۔242)

بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو بالکل خالی جیب لے کر ایک طویل سفر پر نکل سکیں۔ اور جو ایسی جرأت کر سکتے ہیں ان میں سے بھی اکثر اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے ایسا کریں گے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا بھروسہ اسباب پر یا اپنی ذات پر نہیں تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ پر تھا۔ بظاہر یوں ہی نظر آتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ طب کے ذریعے رزق دیتا تھا لیکن درحقیقت آپ کا توکل اپنے فن طب پر بھی نہیں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اکثر فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں اگر نوردین کے پاس طبابت کا پیشہ نہ ہوتا تو پھر ہم دیکھتے کہ آپ کس طرح محض توکل پر گزارہ کرتے ہیں۔ اس سوال کا جو جواب حضور نے دیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے جناب ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں: ’’ایک روز بعد مغرب مَیں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ چند اور احباب بھی موجود تھے۔ فرمایا بیماری کا ابتلا بھی عجیب ہوتا ہے۔ اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ اور آمدنی کم ہوجاتی ہے اور دوسرے لوگوں کی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ میری آمدنی کا ذریعہ بظاہر طب تھا۔ اب اس رشتہ کو بھی اس بیماری نے کاٹ دیا ہے۔ جو لوگ میرے حالات سے واقف نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ اس کو طب ہی کے ذریعہ ملتا ہے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے اس تعلق کو بھی درمیان سے نکال دیا۔ میری بیوی نے آج مجھے کہا کہ ضروریات کے لئے روپیہ نہیں۔ اور مجھے یہ بھی کہا کہ مولوی صاحب! آپ نے کبھی بیماری کے وقت کا خیال نہیں کیا کہ بیماری ہو تو گھر میں دوسرے وقت ہی کھانے کو نہ ہوگا۔ میں

نے اسے کہا کہ 'میرا خدا ایسا نہیں کرتا'۔ میں روپیہ تب رکھتا جو خدا تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا۔......حضرت یہ بیان کر ہی رہے تھے کہ شیخ تیمور صاحب نے مجھے کہا کہ حضرت کی ڈاک میں ایک خط آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک سو پچیس روپے ذات خاص کے لئے ارسال کئے ہیں۔''

(حیات نور صفحہ 471)

اپنی کل کی ضروریات کے لئے کچھ رقم بچا کر رکھنا نہ صرف جائز بلکہ عام انسانوں کے لئے ایک مستحب بات ہے۔ مگر صوفیاء نے لکھا ہے کہ عام لوگوں کی نیکیاں ابرار کی برائیاں ہوتی ہیں۔ بالعموم روپے پیسے کو بچا کر رکھنا انبیاء اور اولیاء کی سنت نہیں ہے۔ وہ اسے توکل کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس شان کا توکل کرنا انسان کے لئے ممکن نہیں ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بشارتیں حاصل نہ کر چکا ہو۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو ایسا تعلق باللہ اسی کے فضل کے ساتھ حاصل تھا۔ آپ نے اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ میں اگر کسی جنگل بیابان میں بھی ہوں تب بھی خدا تعالیٰ مجھے رزق پہنچائے گا۔ (تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ 595)

اس سے مراد تو یہی ہے کہ ظاہری اسباب کی عدم موجودگی میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی تمام ضروریات پوری فرمائے گا۔ تاہم واقعۃً ایک مرتبہ ایک بیابان میں بھی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوا۔ محترم حکیم محمد صدیق صاحب کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے کہ

''ایک دفعہ تین ساتھیوں کے ساتھ ہم راستہ بُھول گئے۔ اور کہیں دُور نکل گئے۔ کوئی بستی نظر نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس نے سخت ستایا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ نورالدین جو کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں دعا کرنے لگا۔ چنانچہ جب ہم آگے گئے تو پیچھے سے زور کی آواز آئی۔ ٹھہرو! ٹھہرو۔ جب دیکھا تو دو شتر سوار تیزی کے ساتھ آ رہے تھے۔ جب پاس آئے تو انہوں نے کہا۔ ہم شکاری ہیں۔ ہرن کا شکار کیا تھا اور خوب پکایا۔ گھر سے پراٹھے لائے تھے۔ ہم سیر ہو چکے ہیں اور کھانا بھی بہت ہے آپ کھالیں۔ چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ نورالدین سچ کہتا تھا''۔ فرمایا کرتے تھے کہ ''اللہ تعالیٰ کا نورالدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا۔''

(حیات نور ایڈیشن اوّل صفحہ 169)

قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی شہادت ہے کہ ہمارے سامنے حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں شیخ محمد چٹھی رساں کتابوں کا ایک وی پی لایا جو سولہ روپے کا تھا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے بڑے شوق سے منگوائی ہیں۔ لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں ہے لیکن میرے مولیٰ کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے۔ چنانچہ ہم بیٹھے ہی تھے کہ ایک ہندو اپنا ایک بیمار لڑکا لے کر آیا۔ حضرت نے نسخہ لکھ دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپ نے اسی وقت سجدہ شکر کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولیٰ پر قربان جاؤں کہ اس نے تمہارے سامنے مجھے شرمندہ نہیں کیا۔ اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہیں۔ پھر ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ایک روپیہ دیتا یا اشرفی ہی دیتا۔ مگر میرے مولیٰ نے اسے مجبور کیا کہ میرے نورالدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی ضرور رکھو۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 556)

اس قسم کے سلوک کا ایک اور بھی حیرت انگیز واقعہ تاریخ احمدیت میں رقم ہے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت نانا جان دارالضعفاء یا نور ہسپتال کے چندے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ مگر حضرت نانا جان نے کئی بار اصرار کیا۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے کپڑا اٹھایا اور وہاں سے ایک پونڈ اٹھا کر دے دیا اور فرمایا اس پر صرف نورالدین نے ہاتھ لگایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کو کوئی ضرورت پیش آئی تو آپ نے دعا مانگی۔ مصلّٰی اٹھایا تو ایک پونڈ پڑا ہوا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 556)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح میں تحریر فرمایا ہے کہ: ''تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے''۔

ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو توکل کے ایک عظیم الشان مقام پر کھڑے ہونے کی طاقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل تھی۔ حضرت مسیح موعود کے اس مختصر سے فقرے کو غور سے پڑھیں اس میں توکل کے متعلق اٹھنے والے کئی سوالات کے جوابات موجود ہیں۔ اسباب خدا تعالیٰ کے ہی پیدا کردہ ہیں اس لئے ان کا استعمال منع نہیں۔ ہاں مومنوں کو حکم یہ ہے کہ وہ ان اسباب کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق بروئے کار لائیں۔ اور ان کو استعمال کر کے جب کسی کوشش اور تدبیر کا نتیجہ نکلے تو یہ نہ سمجھیں کہ ان کی کوشش سے یہ ہوا۔ ایک مومن کے نزدیک اسباب از خود کوئی نتیجہ پیدا کرنے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ اسباب بیکار ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ انسان کوئی دوا یا تدبیر کر سکے یا نہ کر سکے اور اپنی ایمانی قوت اور معرفت کے مطابق محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرے ہر دو صورتوں میں نتیجہ وہی نکلے گا جو خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو گا۔ لیکن توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ان عظیم وجودوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اس دوسرے مقام کے لئے چن لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات نظر آتے ہیں جب ظاہری اسباب کی غیر موجودگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد معجزانہ طور پر آپ کے شامل حال ہوئی۔ اسباب سے بھری اس مادی دنیا میں خُدا کا منشاء یہی ہے کہ ہم اسباب کو کام میں لاتے ہوئے اس کی وراء الوراء ذات پر ایمان رکھیں۔ لیکن وہ اپنے فضل سے ایسے وجود بھی پیدا کرتا ہے جو مادی اسباب سے بعض اوقات کام نہیں بھی لیتے تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مسبب الاسباب ذات کا چہرہ ایسے وجودوں کی زندگیوں میں دیکھ لیں۔

مومن کے لئے توکل محض ایک فلسفہ نہیں ہے بلکہ یہ اس کی عملی زندگی کا پورا لائحہ عمل ہے۔ جب اس کے پاس کوئی اسباب نہیں ہوتے اور وہ بظاہر بے یار و مددگار نظر آتا ہے تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس لئے کسی غم اور حزن کا شکار نہیں ہوتا۔ مایوسی اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی۔ وہ پورے جوش کے ساتھ اپنی بے بسی کے باوجود تندہی سے مصروف کار رہتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہتا ہے اور جب اسے طاقت حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنے مقاصد کو پالیتا ہے تو وہ شیخی نہیں بگھارتا بلکہ سمجھتا ہے کہ اس کی کوششوں میں بہت سے رخنے ہیں اور وہ خدا کے فضلوں کا پہلے سے بھی بڑھ کر محتاج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عظیم الشان توکّل کا ایک نظارہ ہمیں فتنہ انکار خلافت کے موقع پر نظر آتا ہے۔ جماعت میں مولوی محمد علی صاحب کی شخصیت بادی النظر میں بلاشبہ بہت نمایاں تھی۔ آپ صدر انجمن کے ایک سرکردہ ممبر تھے۔ دینی اور دنیوی طور پر ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان تھے۔ چنانچہ جب خلافت کے مسئلے پر اختلاف پیدا ہوا تو بعض رفقاء کے دل میں مولوی محمد علی صاحب کی اسی نمایاں شخصیت کی وجہ سے یہ خیال گزرا کہ اگر وہ جماعت سے الگ ہو گئے تو گویا اس سے بڑا نقصان ہو گا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی محمد علی صاحب کے لئے بڑا احسن ظن رکھتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی ان لوگوں میں سے تھے جو ان پر خاص حسن ظن رکھتے تھے۔ وہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے پاس سخت گھبراہٹ کے عالم میں آئے اور عرض کی کہ بڑی خطرناک بات ہو گئی ہے۔ آپ جلدی کوئی فکر کریں۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کہہ رہے ہیں کہ میری یہاں سخت ہتک ہوئی ہے میں اب قادیان میں نہیں رہ سکتا۔ آپ جلدی سے کسی طرح ان کو منوا لیں ایسا نہ ہو کہ وہ قادیان سے چلے جائیں۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے توکل علی اللہ کی بلند شان نظر آتی ہے۔ آپ نے اس موقع پر بڑے اطمینان سے فرمایا ڈاکٹر صاحب میری طرف سے مولوی محمد علی صاحب کو جا کر کہہ دیں کہ اگر انہوں نے کل جانا ہے تو آج ہی قادیان سے تشریف لے جائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

اب ظاہر ہے کہ جو شخص ظاہری اسباب پر بھروسہ رکھتا ہے وہ ایسی بے نیازی نہیں دکھا سکتا جو اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے دکھائی۔ ایک عام انسان جسے پورا توکل نصیب نہیں ہوتا ایسے مواقع پر حکمت اور مصلحت کے نام پر بیسیوں تدابیر کو کام میں لانے کا سوچتا ہے۔ مگر یہی وہ مواقع ہیں جہاں اہل اللہ کا عظیم الشان توکل ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی سیرت کے اس عظیم الشان پہلو کا مطالعہ اللہ کی وراء الوراء ہستی پر ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ جو غیر معمولی سلوک تھا۔ اس کو دیکھ کر ہم بآسانی یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بناتا ہے اور اس دوستی کا حق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر دوست سے بڑھ کر ہر موقع پر اس کا معاون اور مددگار رہتا ہے۔ اس پر حقیقی توکل کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے درجات ہمیشہ بلند کرتا رہے اور ہمیں اپنے فضل سے اپنی حقیقی معرفت، تقویٰ اور سچا توکل عطا کرے۔

☆......☆......☆......☆

بھائیوں سے سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آئیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر لے گا۔............

یاد رکھو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کر لے اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 408)

☆............☆............☆

مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ایم اے

امراض قلب کے اسباب اور احتیاطیں

خاکسار کو ڈاکٹر محمد نعیم اسلم کی کتاب دل اور درد دل پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے امراض قلب کے اسباب اور اس سلسلہ میں ضروری احتیاطوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ کتاب انتہائی دلچسپ ہے اور عام قاری کے لئے اس کا مطالعہ یقیناً فائدہ مند ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے اس کتاب کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

عرصہ کی تحقیق اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ متعدد عوامل دل کی شریانوں کی سختی بڑھانے اور دل کے دورہ کا سبب بنتے ہیں۔ یہ عوامل رسک فیکٹرز کہلاتے ہیں اور انہیں دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (1) وہ عوامل جن کو ہم تبدیل یا ختم نہیں کرسکتے۔ (2) وہ عوامل جن کو تبدیل یا ختم کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان تمام عوامل کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

عمر

دل کے دورہ کا بنیادی سبب دل کی شریانوں کا تنگ ہوجانا ہے۔ دل کی شریانوں میں تنگی یکدم نہیں ہوتی بلکہ اس کا آغاز اوائل عمر میں ہی ہوجاتا ہے۔ اگرچہ بڑی شہ رگ (Aorta) میں تنگی تین سال کی عمر کے بچوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ لیکن دل کی شریانوں میں 20 سال کی عمر کے بعد تنگی اور کولیسٹرول جمنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ دل کا شدید دورہ ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دل کی شریان مکمل طور پر بند ہوجائے۔ اکثر اوقات جب کولیسٹرول تیزی کے ساتھ کسی شریان کے اندر جمع ہونا شروع ہوتا ہے تو وہ شریان کے اندر ایک ابھار کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس ابھار کے اوپر خون جم کر اس کو مکمل بند کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جو دل کے دورہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس عمر میں ہونے والا دورہ اچانک شدید اور مہلک ہوتا ہے۔ تیس سے چالیس فیصد افراد ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ 45 سال کی عمر کے بعد دل کی شریانوں کے تنگ ہونے اور دل کے درد یا دورہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

جنس

اگرچہ دل کی شریانیں مردوں اور عورتوں میں بالکل یکساں اور ایک جیسی ہوتی ہیں لیکن خواتین کے مقابلہ میں جوان مردوں میں دل کا درد کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ خواتین میں ماہواری بند ہونے کے بعد درد دل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح جو خواتین مانع حمل ادویات استعمال کرتی ہیں ان کو دل کے دورہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق مرد و خواتین میں دل کے دورہ کے امکانات یکساں ہوتے ہیں۔

خاندانی و دیگر اثرات

بعض خاندانوں میں دل کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہے۔ ایک ہی خاندان کے کئی افراد اکثر اوقات دل کی تکالیف کا شکار دیکھے گئے ہیں۔

اور یہ بیماری بعض خاندانوں میں چلتی رہتی ہے۔ اسی طرح موٹے، آرام طلب، کمزور جسم اور چڑچڑے افراد دل کے امراض کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

دل کی بیماری کے سب سے کم مریض جاپان اور اس کے بعد سویڈن میں ہیں۔ جاپانی بہت جفاکش، دودھ اور چینی کے بغیر کافی استعمال کرتے ہیں۔ ابلی ہوئی سبزیوں کا استعمال بکثرت کرتے ہیں۔ ان کے کھانے میں چکنائی برائے نام ہوتی ہے۔ آرام طلبی، مرغن کھانوں کا استعمال، مشقت سے گریز اور روزمرہ زندگی کی ذہنی پریشانیاں دل کے امراض کا سبب ہیں۔

سگریٹ نوشی

سگریٹ نوشی سے خون گاڑھا ہوجاتا ہے اور اس کے جمنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے جو دل کے دورے اور فالج کا باعث بنتا ہے۔ دل کے دورے سے ہونے والی اموات کا 17 سے 30 فیصد سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہے۔ سگار پینے والے افراد فالج کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ سگار میں تمبا کو کی مقدار سگریٹ کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تمباکو دل کی شریانوں میں تنگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تمباکو دل کی شریانوں کے اندر نازک جھلی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور کولیسٹرول جمنے میں مدد دیتا ہے۔ تمباکو فائدہ مند کولیسٹرول کی مقدار خون میں کم کرتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے دل کی شریانوں میں سختی آجاتی ہے۔ سگریٹ کا ایک اہم عنصر نکوٹین بلڈ پریشر کی زیادتی اور دل کی رفتار میں بے ترتیبی پیدا کرتا ہے۔ جو اچانک موت کا سبب بن سکتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے ایک طرف دل کے لئے آکسیجن کی ضرورت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف دل کو آکسیجن کی سپلائی کم ہوجاتی ہے۔ یہ دونوں عوامل مل کر دل کے دورہ کا سبب بنتے ہیں۔ سگریٹ نوشی انسانی جسم کے اندر کاربن مونو آکسائیڈ کی مقدار 3 سے 6 فیصد بڑھا دیتی ہے۔ جو دل کی دھڑکن کے بے ترتیب ہونے کا باعث اچانک موت اور فالج کا باعث بھی بنتی ہے۔

بلڈ پریشر

جسم میں موجود شریانوں میں دوڑنے والے خون کے دباؤ کو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔ بلڈ پریشر کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کے بغیر جسم میں خون گردش نہیں کرسکتا۔ دل کی دھڑکن اور انسانی حرکات کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بعض عناصر بلڈ پریشر بڑھانے کا سبب بنتے ہیں۔ مثلاً وزن کی زیادتی، سگریٹ نوشی، ذیابیطس، کھانے میں نمک کا زیادہ استعمال، مرغن کھانوں کا استعمال، ورزش کی کمی، ذہنی پریشانیاں اور تفکرات، جذباتی ہیجان اور غصہ اور منشیات کا استعمال۔ ان کے علاوہ گردوں کے امراض۔ شہ رگ میں رکاوٹ، غدود اور لبلبہ کی بیماریاں، مانع حمل ادویات کا استعمال وغیرہ۔

50 سال کی عمر کے بعد اوپر والا بلڈ پریشر (سسٹالک) دل کے دورہ اور فالج میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ جن لوگوں کا اوپر والا بلڈ پریشر 140 اور نیچے کا بلڈ پریشر 90 ہو۔ ان کو بھی بلڈ پریشر کے مریض تصور کیا جائے۔ اگر بلڈ پریشر 120/80 ہے۔ تو بہت اچھا ہے۔ بلڈ پریشر کے مریض کو ادویات باقاعدگی سے لینی چاہئیں۔ بلڈ پریشر کو خاموش قاتل کہا جاتا ہے۔ یہ درد دل، دورہ دل، فالج، سانس پھولنے، ہارٹ فیل اور قبل از وقت بائی پاس کا سبب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ گردوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ نظر پر برے اثرات ڈالتا ہے۔ اس سے ٹانگوں اور بازوؤں کی خون کی نالیاں سخت ہوجاتی ہیں اور خون کی گردش میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ ذہنی دباؤ اور تفکرات ہائی بلڈ پریشر اور دل کے دورے کا باعث بنتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کا علاج بالعموم سکون آور ادویات سے کیا جاتا ہے۔ ذہنی دباؤ اور تفکرات سے نجات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور اس سے مدد حاصل کرنا ہی حقیقی ذریعہ ہے۔ اگر ذہنی دباؤ سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کا ڈاکٹر ادویات تجویز کرے تو ان کا استعمال ترک نہ کریں۔ باقاعدگی سے سیر کرنا دل کے دورہ سے محفوظ رہنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر بالغ شخص کو ہفتہ میں کم از کم پانچ دن آدھا گھنٹہ درمیانے درجہ کی ورزش کرنی چاہئے۔

ذیابیطس

ذیابیطس ان اہم ترین عوامل میں سے ایک ہے جو براہ راست دل کے دورہ کا سبب بنتے ہیں۔ دل کی شریانوں کے امراض کی شرح شوگر کے مریضوں میں 55 فیصد زیادہ ہے۔ شوگر کے مریضوں کا خون عام لوگوں کی نسبت زیادہ گاڑھا ہوتا ہے۔ اس کا سبب خون میں کولیسٹرول، چربی اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون کے جمنے کی صلاحیت کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ شوگر سے خون میں فیبر نوجن (Fibrinogen) کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جو دل کے دورہ اور اچانک موت کا باعث بنتی ہے۔ شوگر کے باعث دل کی مقدار اور کام کنٹرول کرنے والی نسیں (Nerves) کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں جو اچانک موت کا باعث بنتی ہیں۔ لہٰذا شوگر کنٹرول کرنے کے لئے تمام احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

کولیسٹرول۔ خاموش قاتل

کولیسٹرول موم کی طرح چکنا مادہ ہمارے جسم میں جگر کے اندر تیار ہوتا ہے۔ اور خون میں ذرات کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے جسم کے تمام کاموں مثلاً خلیوں کی نشوونما اور صحت مند کارکردگی، نظام ہاضمہ کی کارکردگی، ہارمونز کی تیاری غرضیکہ تمام جسمانی معاملات کی انجام دہی میں کولیسٹرول ایک مرکزی کردار ہے۔ خون میں کولیسٹرول کی زیادتی دل کے دورہ، فالج اور ہائی بلڈ پریشر کے اہم اسباب میں سے ایک ہے۔ خون میں کولیسٹرول کی بہت زیادہ مقدار دل کی شریانوں کی اندرونی تہوں میں جمع ہوجاتی ہے۔ کولیسٹرول کے یہ ذخیرے (Plaque) کہلاتے ہیں اور شریانوں کو بند کرنے کا سبب بنتے ہیں جس کی وجہ سے انجائنا دل کا دورہ یا فالج ہوجاتا ہے۔

کولیسٹرول صرف جانوروں سے حاصل ہونے والی خوراک میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے جسم میں موجود کولیسٹرول کا 70 فیصد جسم کے اندر جگر میں بنتا ہے اور صرف 30 فیصد خوراک سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ہم خوراک سے کولیسٹرول نہ لیں تو بھی ہمارا جسم اپنی ضرورت کے مطابق کولیسٹرول حاصل کرلیتا ہے۔ کولیسٹرول چھوٹے بڑے گوشت، انڈا اور ڈیری مصنوعات یعنی دودھ، دہی، مکھن اور پنیر میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کولیسٹرول کی سب سے زیادہ مقدار انڈے کی زردی، گردہ، کلیجی اور مغز میں پائی جاتی ہے۔ مرغی اور مچھلی میں کولیسٹرول کی مقدار سب سے کم ہوتی ہے۔ پھلوں، سبزیوں، دالوں اور میوہ جات میں کولیسٹرول کی مقدار کافی کم ہوتی ہے۔ پاکستان میں مرغن غذاؤں، چکنائی اور گھی کے بے تحاشا استعمال کے باعث خون میں کولیسٹرول کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ سرخ گوشت، ڈیری مصنوعات اور بعض نباتاتی تیل مثلاً پام آئل اور ناریل کے تیل میں پائی جانے والی چکنائی امراض قلب کا باعث بنتی ہے۔ سورج مکھی، سویابین، مکئی، کینولا، مارجرین اور مچھلیوں میں پائی جانے والی چکنائی کولیسٹرول بڑھانے کا زیادہ سبب نہیں بنتی۔

کولیسٹرول کی دو اقسام اہم ہیں۔ فائدہ مند کولیسٹرول (HDL) اور نقصان دہ کولیسٹرول (LDL) فائدہ مند کولیسٹرول دل کو خون فراہم کرنے والی شریانوں میں جمتا نہیں بلکہ زائد کولیسٹرول کو خون کے بہاؤ کے ذریعے جگر تک لے جاتا ہے۔ جہاں یہ مختلف مراحل سے گزر کر جسم سے

باہر چلا جاتا ہے۔نقصان دہ کولیسٹرول کی زیادتی دل کو خون فراہم کرنے والی شریانوں میں جم کر ان کو تنگ کرنے کا سبب بنتا ہے۔جسم میں ضرورت سے زائد کیلوریز (ٹرائی گلسیرائڈ) صرف اس وقت کام آتی ہیں۔جب کوئی محنت طلب کام کرنے یا بھوک کے دوران اضافی توانائی کی ضرورت ہو۔

وزن کی زیادتی (مٹاپا)

وزن کی زیادتی یعنی مٹاپے سے مراد جسم میں چربی کا ضرورت سے زیادہ ہونا ہے۔یہ کیفیت بالعموم زیادہ غذا کے استعمال اور اسے جسمانی مشقت کے ذریعے صرف نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ مٹاپا صحت مند زندگی گزارنے کے عمل کو متاثر کرنے کے علاوہ بعض انتہائی مہلک امراض کا سبب بنتا ہے۔ جن میں دل کے امراض اور ذیابیطس شامل ہیں۔ مٹاپے کے کئی طبی اسباب بھی ہیں مثلاً ڈپریشن یا تھائی رائیڈ گلینڈ کی خرابی، وزن کی زیادتی خاندانی یا موروثی بھی ہوسکتی ہے۔ بلڈ پریشر اور امراض قلب میں استعمال ہونے والی بعض ادویات بھی وزن بڑھانے کا سبب بنتی ہیں۔ مٹاپے کے نتیجہ میں امراض قلب، ذیابیطس کے علاوہ، بلند فشار خون، کولیسٹرول کی زیادتی، پتے کی پتھری، چڑچڑاپن، جوڑوں کا درد اور کینسر وغیرہ کا انسان شکار ہوسکتا ہے۔ مٹاپے سے نجات کے لئے متوازن غذا کا استعمال اور جسمانی مشقت بے حد ضروری ہے۔غذا میں پھل اور سبزیوں کا استعمال زیادہ کریں۔روغنیات، چربی اور شکر کے استعمال سے پرہیز کریں۔

انجائنا

انجائنا کی تکلیف اس وقت پیدا ہوتی ہے۔جب ہمارے دل کو وقتی طور پر پورا خون اور آکسیجن نہیں ملتی۔ ہمارا دل ایک پمپ کی مانند کام کرتا ہے۔لیکن یہ پمپ اسی وقت ٹھیک کام کرتا ہے۔جب اسے ضرورت کے مطابق طاقت اور وہ سیال ملتا رہے۔ جسے وہ پمپ کرتا ہے۔جب دل کو ضرورت کے مطابق خون اور آکسیجن نہ ملے تو سینے میں گھٹن، اینٹھن اور بے چینی محسوس ہوتی رہتی ہے۔ جسے انجائنا کہا جاتا ہے۔ مریض کے لئے یہ ایک قدرتی سگنل ہے کہ وہ کچھ دیر آرام کرلے تاکہ دل کو ضرورت کے مطابق خون مل جائے اور دل معمول کے مطابق کام کرنے لگے۔ انجائنا کی تکلیف کا عرصہ نہایت مختصر ہوتا ہے۔صرف چند منٹ آرام کرنے سے انجائنا کی تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔اگر چلنے سے سینے میں درد یا تکلیف ہو تو مزید نہ چلیں بلکہ آرام کریں یا کسی جگہ بیٹھ جائیں۔اس طرح وقفے وقفے سے چل کر اور آرام کرتے کرتے مختصر سفر پورا کیا جاسکتا ہے۔ خون کی روانی کو عارضی طور پر بحال کرنے اور انجائنا کی تکلیف دور کرنے کے لئے ڈاکٹر نائٹروگلیسرین کی گولی زبان کے نیچے رکھنے کے لئے دیتے ہیں۔انجائنا کی تکلیف عموماً جسمانی محنت، جذباتی محنت، جذباتی کیفیت میں یا غصے کی کیفیت میں ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆

مکرم ملک شاہد حسین صاحب

میرے والد مکرم محمد حسین صاحب اعوان خوشابی

ہمارے والد صاحب کو خداتعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں سے نوازا تھا۔صحت، تندرستی والی لمبی عمر آپ کو عطا ہوئی۔ کثرت نفوس کا بھی نشان آپ نے دیکھا۔ خداتعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے اور 19 پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے نوازا۔

آپ 19 نومبر 1919ء کو چک نمبر 35 سرگودھا میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم ملک شیر بہادر خان صاحب تھا جو کہ تحصیلدار تھے اور خوشاب کے امیر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جو اپنے آبائی وطن سے ہجرت کر کے ڈھوکری خوشاب میں آکر قیام پذیر ہوگئے تھے۔

ہمارے دادا جان نے ہمارے والد صاحب کو حصول تعلیم اور تربیت کے لئے قادیان دارالامان بھجوا دیا تھا۔40-1939ء میں جبکہ آپ درجہ ثانیہ میں تھے۔آپ کا گروپ فوٹو تاریخ احمدیت جلد7 میں شائع شدہ ہے۔قیام قادیان کے دوران آپ کو حضرت مصلح موعود کی قربت نصیب رہی۔ آپ حضور سے اپنی مشکلات اور مسائل کے حل کے لئے مشورہ اور راہنمائی لیتے رہتے تھے۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی رفاقت اور محبت وشفقت آپ کو نصیب ہوئی۔ایک روحانی، دینی اور علمی ماحول میں آپ نے مولوی فاضل کا مرحلہ مکمل کیا۔ اس مبارک ماحول کی پاک تاثیرات آپ کو تادم آخر مسرور ومسحور کرتی رہیں۔

دل میں خلافت سے محبت کا جذبہ فروغ پاتا رہا۔نظام سلسلہ کی اطاعت آپ کے رگ وریشہ میں رچی بسی تھی۔ ابتداء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر فوج میں بھرتی ہوگئے۔تقسیم ملک کے وقت حفاظت مرکز کی ڈیوٹی بھی کرتے رہے۔ اس نازک دور میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر نگرانی خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ آخری قافلہ (Convoy) میں رتن باغ لاہور آگئے۔ کچھ عرصہ وہیں قیام کیا۔فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد سمندری میں ٹیکسٹائل مل میں ملازم ہوگئے۔اس کے بعد گورنمنٹ کنٹریکٹر کے طور پر آپ نے اپنا کام شروع کرلیا۔ پہلے خوشاب میں رہائش تھی پھر 1968ء سے ربوہ محلّہ دارالبرکات میں رہائش رہی۔ پھر 1984ء میں محلّہ دارالفضل غربی ربوہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔آخر تک یہیں رہے۔اس محلّہ کے آپ سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید اور زعیم مجلس انصاراللہ بھی رہے۔ رمضان المبارک میں پورا مہینہ درس قرآن دیتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ دارالفضل میں پورے قرآن کا 30 دن درس کئی سال دیتے رہے۔محلّہ کی بیت الذکر میں عصر سے مغرب اور بعض اوقات مغرب سے عشاء تک مجلس سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔

آپ کی شادی محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب ویٹرنری ڈاکٹر آف پنڈی بھٹیاں سے ہوئی تھی۔ ہماری والدہ محترمہ یکم جولائی 2004ء کو وفات پائی تھیں۔خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے گھرانے کو ہر لحاظ سے عزت بخشی ہے۔اس وقت ہم چھ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔سبھی بچوں کو خداتعالیٰ نے اموال ونفوس کی نعمتوں سے نوازا ہے۔

13 جنوری 2013ء کو جب ورجینیا امریکہ میں والد صاحب کی وفات ہوئی تو کثیر تعداد احباب جماعت یوایس اے شامل ہوئے۔محترم نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی آپ نے ہی کرائی۔ اسی طرح 21 فروری 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

جذبہ جذبات ایک طرف البتہ جو چیز ضروری ہے وہ جانے والوں کی نیکیوں کو زندہ رکھنا ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو مرنے والوں کو زندہ کردیتا ہے۔ خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب کا ذکر خیر

مکرم شاہ صاحب کی رحلت کی خبر نے سوگوار کر دیا۔گلشن احمدیت میں اپنی آواز گفتار اور جماعتی خدمت اور مرکز سے وابستگی کی وجہ سے خدا نے آپ کو خوب رنگ بھرنے کی توفیق دی۔خوش لحن اور خوش گلو تو تھے ہی خوش لباس بھی تھے۔ میں نے ہمیشہ انہیں نہایت صاف ستھرے لباس میں دیکھا۔ سفید لباس ویسٹ کوٹ اور سردیوں میں شیروانی اور ساتھ ہمیشہ ٹوپی پہنتے۔اکثر یوں لگتا کسی فنکشن میں جانے کی تیاری میں ہیں یا پروگرام میں نظم وغیرہ سنا کر واپس آرہے ہیں۔ جس مجلس میں بھی ہوتے تلاوت،نظم یا نعت ان کے مقدر میں ہوتی۔

یہ صرف مرکز ہی پر موقوف نہیں۔مختلف مجالس اور شہروں کے مشاعرے ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں ان میں بھی کئی پروگراموں میں مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب اپنا حصہ ڈالتے نظر آتے ہیں۔

جب میں نے الفضل میں مکرم شاہ صاحب کی رحلت کی خبر پڑھی تو ان کی اس انداز کی پوری زندگی فلمائی ہوئی شکل میں سامنے آگئی میں نے فوری ایک قطعہ کہا جو پیش ہے۔

خوش لحن اور خوش گلو سید حمید الحسن شاہ
رونق محفل تھا وہ سید حمید الحسن شاہ
محفلیں ہوں مجلسیں ہوں یا کہ اجلاسات ہوں
نغمہ زن تھا سب میں تو سید حمید الحسن شاہ

قادیان بھی تقریباً ہر سال جاتے تھے۔وہاں بھی آپ کو ایسی مجالس میں شرکت کا موقع ملتا۔ 2012ء کے بھی مشاعرہ میں آپ شامل تھے اور ان مقدس گلیوں میں آتے جاتے ذکر الٰہی میں ڈوبے نظر آتے تھے اللہ آپ کو غریق رحمت فرمائے۔

بہت ساری محبتیں بہت ساری برکتیں سمیٹ کر آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ خاکسار جن دنوں خدام الاحمدیہ میں تھا۔ طاہر ہومیو پیتھک کلینک کے عطایا کے لئے مختلف شہروں میں جانے کا موقع ملتا رہا۔اس سلسلہ میں سمبڑیال کا دورہ بھی کامیاب رہا۔

میں نے دیکھا مکرم شاہ صاحب علی الصبح بلند آواز سے درود شریف اور دوسرے دعائیہ الفاظ اور اشعار پڑھتے ہوئے گلیوں میں اپنوں پرائیوں سب کو حی علی الصلوٰۃ اور الصلوٰۃ خیر من النوم کی پرسوز ندائیں لگاتے بیت تک جاتے اور پھر ایک اور دلچسپ بات یہ کہ بیت میں اولین آنے والوں میں آپ ہوتے۔

خداتعالیٰ نے آپ کا انجام بخیر کیا۔زندگی میں جو پودا آپ نے جامعہ احمدیہ میں لگوایا اس کے پھل گیمبیا میں خدمت احمدیت کی صورت میں آپ کے خاندان نے کھائے۔ مرکز سلسلہ میں آپ کا جنازہ ہوا اور پھر یہیں ان صالحین کے گروہ میں تدفین ہوئی جن کے متعلق بہت ساری دعائیں حضرت مسیح موعود نے کی ہوئی ہیں۔خداتعالیٰ مکرم شاہ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ان کے جملہ لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مکرم شاہ صاحب کی نیکیوں کا وارث بنائے۔آمین

☆ ☆ ☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ نصیر آباد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

نصیر آباد لاہور کے ایک حلقہ شریف پورہ کے ایک ناصر مکرم مظفر احمد آزاد صاحب نے بعمر قریباً 63 سال پہلی مرتبہ قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ بینائی کی کمزوری کے باوجود آپ نے اپنے افراد خانہ کی مدد سے خود ہمتی کے تحت قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ مورخہ 10۔اپریل 2014ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور مکرم رائے رضوان بشیر صاحب صدر حلقہ نصیر آباد لاہور نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کا قرآن کریم کا دور مکمل کرنا ہر اعتبار سے بابرکت فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب شاہپور صدر ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے تیمور احمد سفیر واقف نو اور پوتی فضہ احمد واقفہ نو بچگان مکرم مرزا مختار احمد صاحب شاہپور صدر نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ یکم مئی 2014ء کو شاہپور صدر میں تقریب آمین کا اہتمام ہوا۔ مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الیٰ اللہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں قرآن کریم کی محبت اور عظمت پیدا فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم عامر محمود صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم مظفر محمود صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے 27 مئی 2014ء کو 2 بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مدبر احمد مظفر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خالد محمود صاحب خالد کریانہ سٹور ربوہ کا پوتا، مکرم جاوید احمد راشد صاحب سیکرٹری وصایا ضلع راولپنڈی کا پہلا نواسہ اور مکرم رسالدار محمد شریف صاحب آف مانگا کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، خلافت کا جاں نثار اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم ملک عرفان احمد صاحب بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی محترم ملک ذیشان احمد صاحب بشیر آباد ربوہ پھیپھڑوں کے انفیکشن اور دائیں پھیپھڑے میں پانی بھر جانے کے باعث عرصہ دو ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے آپریشن کے لئے انہیں اسلام آباد ریفر کیا ہے۔ ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم محمد اصغر صاحب کارکن نظارت تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد ظفر صاحب ولد مکرم محمد سعید صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ 6 ماہ سے گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پہلے 2 ماہ ریڈی ایشن ہوئی اب آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ دے، ہر پریشانی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم آصف مجید بھٹی صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم ناصر احمد جنجوعہ صاحب کے والد مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب طاہر آباد غربی مورخہ 7 مئی 2014ء کو بعمر 94 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، مہمان نواز، ہر چھوٹے بڑے سے پیار و محبت اور ہمسایوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے تھے۔ خلافت سے محبت کرنے والے تھے۔ خلیفہ وقت کے خطبات توجہ سے سنتے۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند اور چندے پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے تھے۔ دعا گو انسان تھے۔ جب ہر مہینے پنشن ملتی تو سب سے پہلے چندہ ادا کرتے۔ مرحوم نے ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم صوفی نذیر احمد جنجوعہ صاحب کے تایا زاد بھائی تھے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

22 جون 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:20 am	الترتیل
6:50 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
9:05 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء
3:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء دوسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو 20 مئی 2013ء

23 جون 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	Roots to Branches
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
4:30 am	سوال و جواب
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
7:15 am	Roots to Branches
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء (نشر مکرر)
12:50 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:25 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:50 pm	فرنچ پروگرام
2:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	ملیالم سروس
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:15 pm	الترتیل
5:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
6:50 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	ملیالم سروس
8:35 pm	روحانی خزائن کوئیز
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء

24 جون 2014ء

12:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
4:15 am	ملیالم سروس
4:55 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
6:15 am	الترتیل
6:45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء
7:45 am	کڈز ٹائم
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء
9:25 am	روحانی خزائن کوئیز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	آئینہ
1:35 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:25 pm	آئینہ
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:15 pm	نور مصطفویٰ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

25 جون 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:10 am	آئینہ
3:40 am	نور مصطفویٰ
4:05 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	نور مصطفویٰ
6:30 am	گلشن وقف نو
7:30 am	آئینہ
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	انصاراللہ یوکے اجتماع 7-اکتوبر 2012ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دینی و فقہی مسائل
8:50 pm	کڈز ٹائم
9:20 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	انصاراللہ یوکے اجتماع

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 15 جون 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 12 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

7 جون سے گرینڈ سیل میلہ
نئی ورائٹی۔ نئے ڈیزائن۔ نیا ٹرینڈ
یہ سب کچھ اب سیل میں ملے گا
لڑکوں، مردانہ اور زنانہ ورائٹی پر سیل کا آغاز
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ